رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶۳

پسماندہ اقوام کا تبدیلِ مذہب کے لئے اقدام

پس ماندہ اقوام کے مشہور لیڈر ڈاکٹر امبیدکار نے ان اقوام کے مذہب تبدیل کرنے کے متعلق جو سوال اٹھایا ہے۔ اور جس کی اچھوت اقوام کی طرف سے پُر زور تائید کی جا رہی ہے روز بروز زیادہ اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے بڑے بڑے ہندو لیڈروں کی طرف سے اس کے مقابلہ میں زبانی جمع خرچ تو بہت کچھ کیا گیا ہے۔ لیکن عملی طور پر وہ کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ کبھی تیار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے وہ بار بار یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم سے بات چیت کرو۔ اور جلدی میں کوئی قدم نہ اٹھاؤ۔ اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کچھ وقفہ پڑ جائے۔ تو ممکن ہے۔ مذہب تبدیل کرنے کے متعلق جو زور پیدا ہوا ہے۔ وہ دب جائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر امبیدکار ان سب مراحل سے گزر چکے۔ اور دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہ محض تضیع اوقات اور بے سود انتظار ہے۔ چنانچہ انہوں نے آل کیریلا تھیہ یوتھ لیگ کے نام جو پیغام بھیجا ہے اس میں صاف طور پر بتا دیا ہے۔ کہ

"تبدیلی مذہب کے مسئلہ پر بحث و تمحیص کرنے کا وقت جا رہا ہے۔ اور اب ایک قطعی فیصلہ کا وقت آگیا ہے۔ میں تھیہ لوگوں کو دو چیزوں کے متعلق تاکید کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی یہ کہ ہندوازم کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ یہ مرض چھوت چھات کی متعدی بیماری ہے۔ جو آدمی اس سے بچنا چاہتا ہے۔ اسے ان لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے۔ جو اس مرض کا شکار ہو گئے ہیں۔ اس لئے پس ماندہ اقوام کی نجات کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں سے تعلقات منقطع کر لیں اور دوسری اہم بات یہ ہے۔ کہ پسماندہ اقوام مذہب تبدیل کرتے وقت متحدہ اقدام کریں۔ انفرادی طور پر مختلف مذاہب قبول کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ کیونکہ اس سے اچھوتوں کی قوت میں کمی واقعہ ہو جائے گی۔ اور اس طرح تبدیلِ مذہب ہماری تقویت کے بجائے ہمارے ضعف کا باعث ہو گی۔ ہمارے سامنے اس وقت دو امور غور طلب ہیں۔ ہندو مذہب کو چھوڑنا۔ اور کوئی دوسرا مذہب قبول کرنا۔ اچھوت نوجوانوں کو پہلے مسئلہ کے متعلق واضح طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ لیکن فی الحال دوسرے مسئلہ کے متعلق کوئی اعلان نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرا مسئلہ ہندوستان کی اچھوت اقوام کے لئے اجتماعی مفاد کا حامل ہے۔ اور انفرادی حکمت عملی کے اختیار کرنے سے اسے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے"۔

باتیں دونوں معقول ہیں۔ جب پسماندہ اقوام کو ہزارہا سال کے تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ہندوازم کوئی مذہب نہیں۔ بلکہ چھوت چھات کی بیماری کا دوسرا نام ہے۔ تو پھر اس کے ساتھ وابستہ رہنے کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔ جو بات ہزارہا سال کی وابستگی کے باوجود پسماندہ اقوام کو حاصل نہ ہو سکی۔ اور وہ اچھوت کے اچھوت رہ کر ذلت و حقارت کے گڑھے میں ہی گرے رہے۔ وہ آج زبانی گفت و شنید اور بحث و تمحیص سے کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ ان حالات میں یہ فیصلہ نہایت معقول ہے۔ کہ "پسماندہ اقوام کی نجات کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں سے تعلقات منقطع کر لیں"۔

دوسری بات کہ پسماندہ اقوام مذہب تبدیل کرتے وقت متحدہ اقدام کریں۔ اس میں بھی کافی اہمیت پائی جاتی ہے۔ انفرادی طور پر یہ قدم اٹھانا جہاں پسماندہ اقوام کو ایک دوسرے سے جدا کر دیگا وہاں ان کی پوری اہمیت کو بھی قائم نہ رہنے دیگا۔ جہاں تک اسلام کا سوال ہے۔ ہم یقین دلا سکتے ہیں۔ کہ انفرادی طور پر اسلام قبول کرنے والوں کو بھی مسلمان اپنے برابر تمام تمدنی اور معاشرتی اور مذہبی حقوق دینے کے لئے تیار ہیں لیکن ظاہر ہے۔ کہ کسی قوم کا قلیل تعداد میں مسلمانوں میں داخل ہونا بالمقابل اقوام کی نظر میں مسلمانوں کی کوئی خاص اہمیت پیدا نہیں کر سکیگا۔ لیکن اگر اس قسم کا اقدام اجتماعی ہو۔ لاکھوں انسان اپنے آپ کو اسلام سے وابستہ کر کے مسلمانوں میں شامل ہو جائیں۔ تو نہ صرف مذہبی لحاظ سے بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی ہندوستان میں انقلاب عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔ اس طرح ایک طرف تو اچھوت اقوام کے ماتھے سے وہ ذلت و ادبار کا سیاہ داغ دھل سکتا ہے۔ جو ہندو دھرم نے لگا رکھا ہے۔ اور وہ انسانیت کے اعلےٰ مقام پر پہنچکر سکینت قلب حاصل کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کے ساتھ مل کر انہیں ایسی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جو اپنے حقوق کی پوری حفاظت کر سکتی۔ اور اپنا لوہا منوا سکتی ہے ❊

ہندوؤں کی طرف سے اس موقعہ پر یہ مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اگر اچھوت اقوام کسی اور مذہب میں داخل ہو گئیں۔ تو چند روز تو ان کی آؤ بھگت ہو گی۔ مگر پھر انہیں کوئی پوچھنے والا نہ ہو گا۔ دیگر مذاہب کے متعلق تو یہ خیال درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان میں یہ طاقت نہیں۔ کہ کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کو جذب کر سکیں۔ یا ان کو مساوی درجہ دے سکیں۔ ہندوؤں میں اس قسم کا دعوےٰ کرنے والے صرف آریہ سماجی ہیں۔ لیکن ان کا طریق عمل بھی ظاہر ہے۔ اور انہیں خود اعتراف ہے۔ کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ چنانچہ آریہ اخبار "پرتاپ" (۱۰۔ جنوری) کو اسی ذکر میں لکھنا پڑا ہے۔ کہ "آخر آریہ سماج نے بھی دھرم پال کو جواب دیا۔ وہی دھرم پال جسے اس نے اپنے سر پر اٹھا لیا تھا۔ محض اس لئے کہ وہ پہلا مسلم گریجوایٹ تھا جس نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ تجربہ نے ثابت کیا۔ کہ وہ اس پریم کا پاتر نہیں۔ جو آریہ سماج نے اس پر نچھاور کیا۔ اس لئے اس نے اسے نظر سے گرا دیا"۔

یہ آریہ سماج کا اپنا اقرار ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اسلام کا نہ صرف دعوےٰ ہے بلکہ مسلمانوں کا عمل موجود ہے کہ ان میں غیر مذاہب کے جو لوگ آئے۔ وہ دلی اطمینان اور سکینت پا سکے۔ اور ان کی ہر طرح عزت و توقیر کی گئی۔

پس اچھوت اقوام اگر اسلام میں داخل ہو جائیں تو یہ تو لازمی امر ہے کہ پھر ان کا اچھوت پن باقی نہ رہے گا۔ اور نہ انہیں کوئی اچھوت کہہ سکیگا۔ کیونکہ وہ اسی سطح پر کھڑی ہو جائیں گی۔ جس پر باقی مسلمان کھڑے ہیں۔ اور ان میں کوئی امتیاز باقی نہ رہے گا۔ لیکن اس کا قطعاً یہ نتیجہ نہ ہوگا۔ کہ اچھوت اقوام کو اس وقت جو سیاسی حقوق حاصل ہیں، وہ بھی چھن جائیں گے۔ بلکہ یہ ہوگا۔ کہ ایک مضبوط اور طاقتور قوم بن کر پہلے سے زیادہ حقوق کے مالک ہو جائیں گے :۔

پس اجتماعی طور پر تبدیل مذہب کرنا ہر رنگ میں مفید ثابت ہوگا۔ اور جہاں تک ہو سکے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ افراد یک لخت مذہب تبدیل کریں۔ لیکن اس انتظار میں اتنی دیر نہ لگا دینی چاہیئے۔ کہ جوش سرد پڑ جائے۔ قوموں کے لئے اہم قدم اٹھانے کے بھی اوقات ہوتے ہیں۔ دور اندیش ان سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مذہب تبدیل کرنے کی رو بھی دوسروں کو اس کے لئے تیار کرسکے۔ اس لئے یہ قدم اٹھا ہی لیا جائے تو بہتر ہے :۔

تحریک قرضہ چالیس ہزار روپیہ

وہ احباب کرام جنہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تحریک قرضہ چالیس ہزار میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا۔ ان کی نیز دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لینے کی آخری تاریخ ۲۰ر جنوری ہے۔ اس سے قبل احباب کو رقوم بھیجکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کا یہ روپیہ اسی طرح باقاعدہ واپس کیا جائیگا جس طرح تحریک قرضہ ساٹھ ہزار کا واپس کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جلد توجہ فرمائینگے :۔ خاکسار فرزند علی ناظر امور عامہ۔ قادیان

خان بہادر شیخ محمد آصف زمان صاحب کی ترقی

ہمیں یہ معلوم ہو کر بے حد خوشی اور مسرت ہوئی۔ کہ خان بہادر شیخ محمد آصف زمان صاحب احمدی ڈپٹی کلکٹر گونڈہ کو سلیکشن گریڈ حاصل ہو گیا ہے۔ اس ترقی پر ہم خان بہادر صاحب کو مبارکباد پیش کرتے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے لئے یہ ترقی دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے :۔

تمام ملزم بری ہو گئے

گورداسپور ۱۰ر جنوری کچھ عرصہ ہوا عبد السلام احراری نے بعض احمدیوں کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۳ ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ جس میں میاں بدر محی الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم بٹالہ نے تین شخصوں یعنی ماسٹر فضل داد صاحب، میاں خوشی محمد صاحب اور میاں حسین بخش صاحب کو تیس تیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اور صرف چوہدری ظہور احمد صاحب کو بری کیا تھا۔ آج مسٹر ڈزنی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے ان ہرسہ کی اپیل پیش ہوئی۔ فاضل مجسٹریٹ نے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر وکیل ملزمان کے دلائل سننے کے بعد سب کو بری کر دیا :۔

اس مقدمہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ماتحت عدالت نے ملزموں کی درخواست برائے پیش کئے جانے ابتدائی رپورٹ کو بھی نامنظور کر دیا تھا۔ لیکن فاضل مجسٹریٹ نے پہلی پیشی پر ان کی اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے ابتدائی رپورٹ پیش کئے جانے کا حکم دیا۔ جس کی تعمیل ہونے کے بعد بحث ہوئی۔

اس مقدمہ کی پیروی میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہیں :۔

چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید میں چندہ سال دوم کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء کی شام تک ہے۔ جن جماعتوں یا افراد نے اب تک وعدے کی فہرست نہیں ارسال کی۔ انہیں چاہیئے کہ اب بغیر کسی مزید انتظار کے اپنی جماعت کے وعدوں کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں براہ راست ارسال فرما کر اس تبلیغی جنگ میں شامل ہوں :۔

فائنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

الاخبار احمدیہ

اجرائے الفضل کیلئے درخواستیں

۱۔ بوڑے والہ منڈی ضلع ملتان میں کچھ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ احمدیت سے لگاؤ اور مرکز سے وابستگی رکھنے کے لئے واں اخبار الفضل کا اجراء ضروری ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ کوئی صاحب استطاعت دوست ایک اخبار وہاں جاری کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل)

۲۔ ہماری جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی تعداد میں ہے۔ لیکن مالی حالت سخت کمزور ہے۔ سلسلہ کا کوئی اخبار نہیں آتا۔ کوئی معزز دوست ہمارے حالات کے پیش نظر روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں خاکساران:۔ عبد القدوس و احمد علی خان سکرٹری مال ساکنان بستی رندان ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان :۔

سائکل پر تبلیغی سفر

قریشی محمد حنیف صاحب ۲۴ر دسمبر کلکتہ سے روانہ ہو کر ۱۰۲ میل سفر کر کے ۲۷ر دسمبر موضع شارو شونہ (ضلع جیسور) پہونچے۔ اس کے بعد عازم ڈھاکہ اور برہمن بڑیہ ہونگے۔ سفر میں تبلیغی کارگزاری بہت امید افزا ہے ان کے بقیہ سفر کے لئے احباب دعا فرمائیں (خاکسار محمد یوسف پوکھاریہ ضلع جیسور (بنگال)

تلاش اشیاء

۱۔ یکم جنوری سات بجے صبح جب ٹرین بٹالہ اسٹیشن پر پہونچی۔ تو اس میں میری ایک لوئی سیاہ پشم کی رہ گئی۔ اگر کسی بھائی کو ملی ہو۔ تو براہ مہربانی ذیل کے پتہ پر بھیجدیں یا اطلاع دیں۔ (خاکسار محمد شفیع سیکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ مزنگ گلی عقب ٹمپل روڈ مزنگ لاہور

(۲) جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ضلع جھنگ کی جماعت کے کمرہ میں میری ایک اچکن گرم بالکل نئی رنگ گہرا نسواری۔ بند گلا۔ جس پر پیتل کے چمکدار بٹن تھے اور ایک مستعمل سویٹر اونی سرخ رنگ۔ جس میں سفید ڈورے بھی ہیں۔ گم ہو گئی۔ اگر کسی دوست کو ان چیزوں کا علم ہو۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ (خاکسار مخدوم) نذیر احمد اگریکلچرل اسسٹنٹ۔ عارف والا ضلع منٹگمری۔ (۳) ایک صاحب جن کا نام غالباً محمد انور تھا۔ ۲۷ر دسمبر کو انہوں نے جلسہ گاہ کے غربی جانب مجھ سے میرا فونٹین پن لیا۔ جسے واپس کرنا وہ بھول گئے۔ براہ کرام وہ پن دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان میں پہونچا دیں مشکور ہوں گا۔ خاکسار دل محمد مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان۔

حصہ وصیت میں اضافہ

بابو محمد جمیل خان صاحب کلرک آرڈیننس فیروزپور نے دسمبر ۱۹۳۵ء سے اپنی وصیت بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۹ حصہ کر دی ہے :۔

دعائے مغفرت

چوہدری کریم بخش صاحب نمبردار موضع رائے پور ریاست نابھہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو ۷۶ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابیوں میں سے تھے۔ ۳۱۳ کی فہرست میں ان کا نام ہے۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں :۔ خاکسار نور محمد

خلافت احمدیہ کے منکرین کی معاندانہ کارروائیاں

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی جلسہ سالانہ پر تقریر

گزشتہ سے پیوستہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جن الہامات اور رویا و کشوف میں منکرین خلافت کی معاندانہ کارروائیاں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:۔

یزیدی الطبع لوگوں کا اخراج

۷۔ "اخرج منہ الیزید یون" تذکرہ صفحہ ۱۷۹

اس کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمائے ہیں:۔

"دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔ جو یزید الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ قیمت نہیں۔ اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں۔ جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اور اپنے نفس امّارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں۔ کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۳ ایڈیشن دوم حاشیہ)

"خدا تعالیٰ نے اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی۔ اور اسی بارے میں قادیان کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اور وہ اس بات کا شاہد ہے۔ کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور ان لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے۔ کہ یہ یزیدی الطبع ہیں۔ یعنی اکثر وہ لوگ جو اس جگہ رہتے ہیں۔ وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں۔" (ازالہ صفحہ ۳۶۔ حاشیہ)

دوسرے وہ معنی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے وقت پر ظاہر فرمائے۔ یعنی وہ لوگ اس مبارک بستی سے خارج کئے گئے جنہوں نے اپنے قلم سے۔ اپنی زبان سے اور اپنے حالات سے اپنے آپ کو یزیدی ثابت کر دیا۔ مثلاً

(۱) سابق یزیدنے اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین و مخالفت کرکے اپنے لئے ابدی لعنت خریدی۔ اسی طرح ان یزیدیوں نے اس زمانہ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کی بدترین مخالفت کی۔ حالانکہ اس اہل بیت کی تعریف میں کم از کم تیس دفعہ خدا تعالیٰ کے مبین اور واضح وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اور اسے ان لوگوں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے سُنا۔ اور کتابوں میں پڑھا۔

۲۔ ان میں سے ایک شخص اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے انہی کے اخبار "پیغام صلح" میں ایک دفعہ تاریخی واقعات کی روشنی میں ثابت کیا تھا کہ ارائیں قوم کا مورث اعلےٰ یزید ہے۔ چونکہ انہوں نے اپنا امیر قوم اس شخص کو منتخب کیا۔ جو قومیت کے لحاظ سے ارائیں ہے۔ اس لئے وہ خود اپنے قلم اور اپنی تحقیقات سے یزیدی ثابت ہوئے

امر خلافت میں مزاحمت

۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

"۱۷۔ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رویا دیکھا کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ بن گیا ہوں یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں۔ کہ وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے سو اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں علی مرتضےٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے۔ کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں۔ کہ یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم۔ یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر۔ اور ان کو چھوڑ دے۔" (تذکرہ صفحہ ۲۰۸ و صفحہ ۲۰۹)

یہ رویا بھی اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ گروہ خوارج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔

خبیث اور طیب میں فرق

۹۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے:۔

"وما کان اللہ لیترکک حتّی یمیز الخبیث من الطیب" (تذکرہ صفحہ ۲۴۳)

یہ الہام کئی دفعہ نازل ہوا جس میں خبر دی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کی جماعت کو نہیں چھوڑیگا جب تک خبیث و طیب میں فرق و امتیاز نہ کرے گویا بعض نفوس جو عند اللہ خبیث ہیں۔ وہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ پس جب کوئی خبیث الفطرت ظاہر ہوگا۔ اس کے نکالے جانے کے سامان پیدا ہوتے رہیں گے۔

منکرین رسالت کا ذکر

۱۰۔ "سیقول العدو لست مرسلا سنأخذہ من مارن او خرطوم وانا من الظالمین منتقمون"

یعنی دشمن کہے گا۔ کہ تو رسول نہیں۔ ہم اس کو ناک سے پکڑیں گے۔ یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے۔ اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔" (تذکرہ صفحہ ۳۶۷)

یہ الہام بھی اُن منافقوں کے حق میں ہے، جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ آپ نبی۔ اور رسول نہیں۔ بلکہ صرف مجدد صدی چہاردہم ہیں۔ اگر اس الہام سے صرف وہی لوگ مراد ہوتے۔ جو آپ کا انکار کرنے والے تھے۔ تو ان کے لئے سیقول کہکر زمانہ قریب میں ان کے لست مرسلا کہنے کا ذکر نہ کیا جاتا۔ کیونکہ وہ تو اس وقت بھی کہہ رہے تھے۔ کہ آپ رسول اور نبی نہیں ہوسکتے۔

سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی

۱۱۔ "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں اُن کو اطلاع دی جائے۔ نظیف مٹی کے ہیں۔ وسوسہ نہیں رہے گا۔ مگر مٹی رہے گی سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا۔ سب مولوی ننگے ہو جائیں گے انا اللہ ذو المنن انی مع الرسول اقوم۔" تذکرہ صفحہ ۸۳

یہ الہام بھی نہایت واضح ہے۔ کہ لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ ان کو اطلاع دیجائے۔ کہ نظیف اور پاکیزہ مٹی سے ان کا خمیر بنا ہے۔ مگر کچھ لوگ وہاں ایسے ہوں گے جن کا علم اس وقت ہوگا جبکہ کوئی وسوسہ پیدا ہوگا۔ یاد رکھو۔ جو وسوسہ پیدا ہونے والا ہے۔ وہ نہیں رہے گا۔ البتہ مٹی رہ جائے گی جو نظیف نہیں ہوگی۔ اور جو اس وسوسہ کو قبول کرنے والی ہوگی اُن سب میں سے زیادہ کچا ایک مولوی ہوگا۔

۱۲۔ ۱۳۔ جنوری ۱۹۰۴ء فرمایا۔ رویا دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا۔ کہ آپ بھی چلے جائیں۔ میں قادیان کو چلا گیا ہوں۔ اور میں وضو کر رہا ہوں۔ اور فکر میں ہوں۔ کہ ہم کیوں چلے آئے جگہ دیا ہوا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب سے مشورہ کر لیتے۔" (تذکرہ صفحہ ۴۶۹)

یہ رویا بتاتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جدا ہو جائیں گے ایسے طریق پر کہ آپ تو قادیان آجائینگے۔ مگر وہ دونوں کسی اور مقام پر رہ جائیں گے۔ اور اس جدائی کا باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارادہ نہ ہوگا۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب ہی حضور کو اپنے پاس سے جدا کریں گے۔ اور آپ کی معیت کو پسند نہ کریں گے۔

۱۳۔ جون ۱۹۰۴ء مولوی محمد علی صاحب کو رویا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" (تذکرہ صفحہ ۴۷۸)

یہ رویا تو احباب جماعت کو خوب یاد ہے۔ یہ نہایت ہی واضح اور بیّن ہے۔ اس میں مولوی صاحب کی دو حالتیں بیان کی گئی ہیں۔ اول جبکہ وہ صالح تھے۔ نیک ارادہ رکھتے تھے۔ ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ دوم جبکہ وہ صالح نہ رہے۔ نیک ارادہ نہیں رکھتے۔ ساتھ بیٹھے ہوئے نہیں رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں فرماتے ہیں آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

۱۴۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء فرمایا۔ چند روز ہوئے میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا۔ کہ وہ مرتدین میں داخل ہوگیا ہے۔ میں اس کے پاس گیا۔ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے میں نے اس سے پوچھا۔ کہ یہ کیا ہوا۔ اس نے کہا۔ کہ مصلحت وقت ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۶۷۶)

اس سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں

پنجاب کی بساطِ سیاست کے خود پرست مُہرے

احرار کے جوشِ غیظ کی دو قسطیں

مولانا مظہر علی صاحب نے "مجاہد" میں "پنجاب کی بساطِ سیاست" کے زیر عنوان جو دو مقالے شائع کئے ہیں۔ ان کے کئی پہلو حد درجہ افسوسناک ہیں۔ مثلاً

(۱) دونوں مقالوں میں شخصی و انفرادی خفگی و ناراضگی کے اظہار پر خاص توجہ فرمائی گئی ہے حالانکہ نہ شخصی بحثیں چھیڑنے کی ضرورت تھی۔ نہ ان کا موقعہ تھا۔ (۲) جو کچھ عرض کیا گیا تھا اس پر غور نہیں فرمایا نہ جواب کو اصل اعتراض تک محدود رکھا۔ (۳) غلط بحث کو مدارِ جواب بنایا۔

ہماری گزارشات واضح تھیں۔ اول یہ کہ ہر مسلمان پر لازم ہے۔ کہ وہ ہر حال میں مسلم اکثریت کا ساتھ دے۔ اور کوئی علیحدہ پارٹی نہ بنائے۔ دوم کانگرس والوں کے ساتھ تعاون مشروط رکھا جائے۔ ان دونوں گزارشوں کی ضرورت احرار کی دو قراردادوں کی وجہ سے پیش آئی تھی۔ اول سیالکوٹ کانفرنس والی قرارداد جس کا مفاد یہ تھا۔ کہ ملک کی "آزادی پسند" جماعتیں ملکر اور متحد ہو کر رجعت پسندوں کا مقابلہ کریں۔ اس کا مطلب یہی سمجھا جا سکتا تھا۔ کہ احرار مسلمانوں میں تفرقہ برپا کرنے پر آمادہ ہیں۔ اور اس باب میں کانگرسیوں سے امداد لینے کے خواہاں ہیں۔ دوسری قرارداد کانگرس کی جوبلی میں شرکت کے متعلق تھی۔ لیکن مولانا مظہر علی صاحب نے اپنے دو مقالوں میں اندازِ بحث ایسا اختیار کیا ہے۔ کہ گویا "انقلاب" نے اپنا مضمون میاں سر فضل حسین کے ایماء پر اور ان کے سیاسی مقاصد کی تائید میں شائع کیا تھا۔ مولانا کی اس خوش فہمی پر رنج ضرور ہے لیکن تعجب قطعاً نہیں اس لئے کہ احرار کے طرزِ کلام و گفتار کا یہ ڈھنگ اختلاف رکھنے والوں کی نسبت ہمیشہ یہی رہا ہے

کہ ان پر کوئی نہ کوئی الزام تراشا جائے خصوصاً ان کی نیتوں کے متعلق اپنے مقاصد کے مطابق حکم لگا دیا جائے۔

"انقلاب" نے یہ قطعاً نہیں کہا تھا کہ سکھوں یا ہندوؤں سے اتحاد نہ کیا جائے۔ قطعاً یہ نہیں کہا تھا کہ کانگرسیوں کے ساتھ مفاہمت سے گریز کیا جائے۔ اس کا مقالہ ساری دنیا کے سامنے ہے۔ جس میں ایک حرف بھی ایسا موجود نہیں۔ بلکہ اول یہ اصول پیش کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ پارٹیوں میں منقسم ہو کر غیر مسلم پارٹیوں کے ساتھ گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ اس طرح مسلمانوں کے حقوق جنس تجارت بن جائینگے اور اسلامی وحدت و قوت کو نقصان پہنچے گا دوسرے کانگرس کے ساتھ جو مفاہمت کی جائے۔ وہ اس کی گذشتہ و موجودہ مسلم دشمن روش کی اصلاح پر مبنی ہونی چاہیئے۔ اگر احرار کو یا مولانا مظہر علی صاحب کو ان گزارشات سے اختلاف تھا۔ تو اس کے وجوہ پیش کرنے چاہئیں تھے۔ اپنی طرف سے بعض چیزیں پیدا کر کے انہیں بلا دلیل ہماری رائے قرار دے لینا اور اس کے رد و ابطال میں مضمون نگاری کے جوہر دکھانا نہ قابلِ فخر اخبار نویسی و مقالہ نگاری کہلا سکتی ہے۔ نہ اسے سیاسی مسائل و مباحث کی تشریح قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ اس طرح عام مسلمانوں کی سیاسی تعلیم کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ سراسر ضیاعِ الفاظ ضیاعِ قرطاس اور ضیاعِ وقت ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ کس شخص نے کہا کہ ہندو مسلم سکھ کشیدگی کو بڑھایا جائے۔ یا اس کی تخفیف کی کوشش نہ کی جائے۔ نیز کیا اس کشیدگی کو روکنے یا اسے دور کرنے کی صورت صرف یہ تھی کہ مثلاً احرار نے مسجد شہید گنج ایجی ٹیشن میں حصہ نہ لیا۔ یا اپنے بیان میں سکھوں کے فعلِ انہدام کی نسبت ایک حرف بھی نہ کہا۔ یا اس بات پر زور دینا شروع کیا۔ کہ انہدامِ مسجد اربابِ اغراض کی گہری سازش کا نتیجہ تھا۔ اور اس میں سکھ بالکل بے قصور تھے۔ یا اس حد تک قصوروار نہ تھے۔ کہ ان کے خلاف کوئی شکایت کی جائے۔ ؟ کیا کشیدگی کو دور کرنے کی صورت و تدبیر یہی تھی کیا یہ تدبیر تھی کہ سیالکوٹ کانفرنس میں ایک قرارداد اس مضمون کی منظور کی جاتی۔ کہ تمام آزادی پسند جماعتیں مل کر اور متحد ہو کر "رجعت پسندوں" کے مقابلہ پر کھڑی ہو جائیں یا بدرجۂ آخر کیا یہ صورت تھی۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت کی رائے معلوم کئے بغیر یا اس پر توجہ فرمائے بغیر اعلان کر دیا جاتا۔ کہ مسلمان کانگرس کی جوبلی کے مظاہروں میں شریک ہو جائیں ؟

احرار نے اب تک ان امور کے سوا کیا کیا ؟ دوسرے مسلمانوں نے کشیدگی کو بڑھانے یا کم نہ کرنے کے لئے کون سا قدم اٹھایا۔ یہ صحیح ہے کہ دوسرے مسلمانوں نے اکثریت کی رائے کے خلاف نہرو رپورٹ پر دستخط نہیں کئے تھے اور اپنی قسمت کی باگ ڈور ان ہندوؤں کے حوالے نہیں کی تھی جن کی روش پر آج خود احرار کو بھی اعتراض ہے۔ اگرچہ وہ اعتراض اتنا اہم نہیں۔ کہ ان کے ساتھ تعاون کو وجہِ اعتراض کے ازالہ پر موقوف رکھیں ؛

بلاشبہ کشیدگی کو دور کرنا ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ لیکن اس فرض کی بجا آوری کی صورت یہ نہیں کہ سب سے پہلے مسلمانوں میں کشیدگی اختلاف تشتت اور تصادم پیدا کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد ہر ممکن کوشش کی جائے۔ کہ عام مسلمانوں کو چھوڑ کر محض جبرِ صوت کے بھروسے پر کانگرس کے ساتھ تعاون کا اعلان کر دیا جائے۔ ہم نے اپنے مقالہ میں کسی دوسری مسلم جماعت یا فرد کی صراحتاً یا اشارۃً تعریف نہیں کی تھی۔ بلکہ احرار کی روش کے سلسلہ میں سرسری طور پر وہ اصول پیش کئے تھے۔ ہماری دلی آرزو یہی ہے۔ کہ ان اصول کی پیروی ہر مسلمان جماعت کرے۔ یعنی مسلمان الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر پارٹیاں نہ بنائیں بلکہ سارے اکٹھے ہو کر دوسری پارٹیوں کے ساتھ مناسب شرائط پر سمجھوتہ کریں۔ اس پر بگڑنے کا کونسا مقام تھا ؟" (انقلاب ۷ جنوری)

بنگال گورنمنٹ اور پنڈت جواہر لال نہرو

بنگال گورنمنٹ کی نظم و نسق کی رپورٹ بابت ۳۵-۱۹۳۴ء کے متعلق جس کے ایک پیرے پر پنڈت جواہر لال نہرو نے اعتراض کیا تھا۔ بنگال گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے۔ "نظم و نسق کی رپورٹ بنگال گورنمنٹ کی اختیاری اور منظوری سے شائع کی گئی تھی لیکن اس منظوری کا ضروری طور پر ہر ایک رائے پر اطلاق نہیں ہوتا۔ گورنمنٹ نے اس معاملہ کی طرف رپورٹ کے مصنف کو توجہ دلائی۔ اور اس نے گورنمنٹ کے سامنے اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس بیان پر اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ اس کے سوائے کچھ نہیں تھا۔ کہ گرفتاری سے پہلے پنڈت جواہر لال نہرو کی پبلک تقریروں خصوصاً کلکتہ میں ۱۸ جنوری ۱۹۳۴ء کی تقریر میں ظاہر کئے گئے۔ خیالات سے مندرجہ بالا نتیجہ اخذ کیا گیا تھا۔

اس تقریر میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنا زور اس بات پر صرف کیا تھا۔ کہ میں جن عملی اور اقتصادی تحریکوں کی حمایت کرتا ہوں۔ انہیں لازمی طور پر خلاف قانون سمجھا جائیگا۔ کیونکہ ان کا مقصد موجودہ سوشل نظام اور حکمران طاقت کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ مزدوروں اور کسانوں میں کام کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس قسم کا کام کرنے والوں کا گورنمنٹ کے ساتھ تصادم ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ تحریک ایک ایسے تاریخی مرحلہ پر پہونچ گئی ہے۔ جہاں وہ موجودہ قانون اور سوسائٹی کے لئے کھلا ہوا چیلنج ہے۔ مندرجہ بالا خیالات کا اظہار کرنے کے فوراً بعد انہوں نے ہری جن تحریک کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ جونہی ہری جن تحریک کو پشت پر حقیقی طاقت کے ساتھ چلایا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے ساتھ اس کا تصادم ہو گیا ہے۔ اس تقریر کے دلائل اور ان خیالات کے پیش نظر کہ ہری جن کام کے لئے ہری جن فنڈ سے روپیہ خرچ کیا جائے گا مصنف کی رائے میں وہ مندرجہ بالا نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب ہیں

جیسا کہ اوپر تشریح کی گئی ہے۔ کہ رپورٹ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ گورنمنٹ کے خیالات کے

نصرت گرلز سکول قادیان کیلئے نصاب کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی جماعتوں کے واسطے دینیات کا نصاب بہ تفصیل ذیل تیار کروانا ہے۔ اس لئے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ جماعت کے علماء و مصنفین مدرسین اور انگریزی دان احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ احباب اپنے حالات اور طبیعت کے لحاظ سے اس کے مطابق کتب نصاب تیار کریں۔ ان میں سے جو مسودات نظارت ہذا کو پسند آئیں گے۔ مناسب معاوضہ دے کر اس کو خرید لیا جائے گا۔ اس وقت تک صرف تین احباب کی طرف سے حدیث کا انتخاب اُردو اور عربی نیز فقہ کا نصاب موصول ہوا ہے۔ احباب کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

نمبر شمار	تفصیل نصاب	جس جماعت کیلئے مطلوب ہیں	کیفیت
۱	حدیث کا انتخاب اردو میں	چھٹی اور ساتویں جماعت کے واسطے	پہلے انتخاب اردو میں ایک سو حدیث دوسرے میں دوسو تیسرے میں چار سو حدیث ہوں۔ ان انتخابات میں گو مسائل کا ضروری حصہ بھی شامل ہوگا۔ مگر اخلاقی اور روحانی اور تربیتی امور پر زیادہ زور ہونا چاہیئے۔ جس سے اصلاح نفس اور خشیت اور محبت الٰہی اور عرفان اور قومی نظام کے ادب اور سلسلہ کے لئے قربانی اور محنت اور سچ اور استقلال وغیرہ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و سوانح کا بھی حصہ آجانا چاہیئے۔
۲	حدیث کا انتخاب عربی میں حصہ اول	آٹھویں اور نویں جماعت کے واسطے	
۳	حدیث کا انتخاب عربی میں حصہ دوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	
۴	دینیات کا پہلا رسالہ	تیسری جماعت کے واسطے	ان رسائل میں درجہ بدرجہ عقائد اور اعمال کے متعلق ضروری معلومات بطریق سوال و جواب درج ہوں۔ اور حجم کم و بیش ۱۶ صفحہ۔ ۳۲ صفحہ اور ۴۸ صفحہ ہو۔
۵	〃 〃 دوسرا 〃	چوتھی 〃	
۶	〃 تیسرا 〃	پانچویں 〃	
۷	فقہ احمدیہ حصہ اول	چھٹی اور ساتویں جماعت کے واسطے	پہلا رسالہ ابتدائی فقہی مسائل ہیں۔ دوسرا اس سے اوپر کا تیسرا کسی قدر جامع ہونا چاہیئے۔ آخری رسالہ میں عورتوں کے مخصوص مسائل بھی مناسب رنگ میں درج ہوں سب رسائل کی عبارت سہل اور طریق بیان عام فہم ہو۔ حجم کم و بیش ۳۲ صفحے اور ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے ہو
۸	فقہ احمدیہ حصہ دوم	آٹھویں اور نویں جماعت کے واسطے	
۹	فقہ احمدیہ حصہ سوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	
۱۰	اسلام کی پہلی کتاب	چھٹی جماعت کے واسطے	ان میں اسلام کے متعلق احمدیت کی تعلیم کے نکتہ نظر سے عام معلومات عقائد اور اعمال اور علم کلام اور تاریخ وغیرہ کے متعلق درجہ بدرجہ بطریق سوال و جواب درج ہوں۔ حجم ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے اور ۱۹۲ صفحے کم و بیش ہوں۔
۱۱	〃 دوسری 〃	ساتویں 〃 〃	
۱۲	〃 تیسری 〃	آٹھویں 〃 〃	
۱۳	سیرۃ سوانح آنحضرت صلعم اردو میں	دسویں۔ گیارھویں جماعت کے واسطے	سہل ہوں
۱۴	سیرت حضرت مسیح موعود اردو میں	〃	
۱۵	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعود	نویں جماعت کے واسطے	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے سہل اور سلیس زبان والے مناسب اقتباسات نکال کر کتابی صورت میں شائع کئے جائیں۔ حجم ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ کم و بیش ہو۔
۱۶	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعود و دیگر کتب سلسلہ حصہ اول	نویں جماعت کے واسطے	
	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعود و دیگر کتب سلسلہ حصہ دوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	ان میں ایمانیات اور عقائد اور تربیت اور علم کلام کے مضامین شامل ہوں۔ اور کچھ نشانات کا بھی حصہ ہو کچھ حصہ درثمین سے سلیس اور مؤثر اردو نظموں کا بھی لے لیا جائے۔
۱۷	مختصر احمدیہ پاکٹ بک	دسویں گیارھویں جماعت کے واسطے	مختلف کلامی مسائل معہ ضروری مباحث کا نچوڑ معہ حوالجات ہوں۔ حجم بقدر ۱۹۲ صفحات کم و بیش ہو۔
۱۸	نصاب اردو حصہ اول		ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظم و نثر کے ایسے مناسب حصے بھی شامل کئے جائیں۔ جو خاص طور پر بانام لے کر کسی دوسرے مذہب یا فرقہ کے خلاف نہیں ہیں۔ ان کتابوں میں غیر احمدی ادیبوں کے اقتباسات بھی لئے جائیں۔ اور مضامین کے لحاظ سے ایسا انتخاب کیا جائے۔ جس میں بچوں کو تاریخی اور جغرافیائی اور مذہبی اور سائنس کے ضروری اور صحیح مسائل سے بھی ایک ابتدائی واقفیت ہو جائے۔ اس نصاب میں اردو کے خاص الفاظ اور محاورات کی فہرست مدنظر رکھ کر ان کو بتدریج استعمال کیا جائے۔ اور جو الفاظ اور محاورات کسی درس میں استعمال کئے جائیں۔ وہ اس درس کے شروع میں درج کر دئے جائیں۔ یہ نصاب ایسا ہو کہ دوسرے فرقے اور اقوام اسے اختیار کر سکیں۔
۱۹	نصاب اردو حصہ دوم		
۲۰	نصاب اردو حصہ سوم		

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

احرار کے زرکشی کے ڈھنگ

روٹی قیمتاً ملے گی

احرار نے بے چارے عوام سے زرکشی کے جو ڈھنگ اختیار کر رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مختلف مقامات پر جلسے اور کانفرنسیں کر کے اول تو جلسہ کے اخراجات کے لئے روپے جمع کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے دورے کئے جاتے اور محصل مقرر کئے جاتے ہیں۔ طرح طرح کے چکمے دئے جاتے ہیں۔ لیکن عین جلسہ کے موقع پر اعلان کر دیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ اس میں شریک ہونگے۔ ان کے لئے کھانے پینے کی دوکانوں کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ جہاں سے ہر قسم کا کھانا قیمتاً مل سکے گا۔ ان دوکانوں کے انتظام کی بھی یہ صورت ہوتی ہے۔ کہ ایک تو ان سے یہ کہکر چھوٹی کچھ رقم وصول کر لی جاتی ہے کہ تمہارے لئے آمدنی کا یہ موقع ہم نے پیدا کیا ہے اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ اپنا حصہ وصول کریں دوسرے ان دوکانوں سے خداوندان احرار بڑی فراخ دلی سے کھانے پینے کی جو اشیاء حاصل کرتے ہیں۔ ان کی قیمت ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ مگر باوجود اس کے کہ ان کا اپنا طریق عمل یہ ہے۔ حال ہی میں ان کے "ترجمان" "مجاہد" نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق اور غلط بیانیوں کے سلسلہ میں ایک کذب بیانی یہ کی۔ کہ لکھدیا۔ "آخر جب مہمان نہ گئے تو شام کو ایک اور بورڈ لگ گیا۔ جس پر یہ جملہ لکھا ہوا تھا۔ کہ تین تین آنے لاؤ ورنہ جاؤ۔ جو مرزائی یہاں رہنا چاہتا ہے وہ تین تین آنے خزانہ محمود میں داخل کرے۔ ورنہ روٹی ندارد" لیکن جن لوگوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق یہ غلط بیانی کی۔ ان کی اپنی حالت انہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ "مجاہد" ۱۰ جنوری میں "روٹی قیمتاً ملے گی" کے عنوان سے لکھا ہے۔ "ڈیرہ دوال میں احرار تبلیغ کانفرنس کا جو اجلاس ہونے والا ہے اس کے متعلق مولانا ابو اسحٰق صاحب اعلان فرماتے ہیں۔ کہ اس موقع پر روٹی کی دوکانیں کھل جائیں گی۔ اور باہر سے آنے والے حضرات کو کھانا قیمتاً مل سکے گا" گویا احرار تبلیغ کانفرنس کے نام ہزاروں روپیہ جو لوگوں سے وصول کیا جاتا ہے۔ وہ لیڈران احرار کی جیبوں میں چلا جائیگا۔ اور جو لوگ اس کانفرنس میں شریک ہونیکے لئے آئینگے

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی راجپوت یک صد بیگہ مزروعہ اراضی کا مالک ہے۔ علاوہ ازیں مبلغ ۱۲ روپے کا فوجی پنشنر بھی ہے۔ عمر تقریباً ۴۴-۴۵ سال ہے۔ خاصہ صاحب جائداد ہے۔ پہلی بیوی لاولد فوت ہو جانے کی وجہ سے شادی کرنی چاہتا ہے۔ قوم راجپوت کو ترجیح ہے۔ پتہ ذیل پر اطلاع دیجائے:

(چوہدری غلام محمد مجاہد تحریک جدید۔ احمدیہ دار التبلیغ میاں ونڈ ضلع امرتسر)

وصیتیں

نمبر ۱۸۱۳:۔ منکہ مساۃ رحمتے زوجہ فقیر قوم جٹ ساکن بھینی بانگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۶/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(الف) میری اسوقت جائیداد منقولہ صرف زیور نقرہ وزنی عصہ تولے قیمتی عصہ روپے اور مہر کے مبلغ عسہ روپے کل میزان عسہ ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنیکے بعد اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میرے مرنے کیوقت کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہو گی۔ تو اسکے اسقدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی (ب) اگر میں اپنی زندگی میں انجمن میں جائیداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی روپیہ داخل کر دوں یا کوئی جائداد حوالہ کر دوں تو اسقدر حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جائیگی۔ مورخہ ۱۲/۲/جون ۱۹۳۰ء بقلم خود محمد علی نمبردار احمدی از بھینی بانگر۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا مساۃ رحمتے زوجہ فقیر قوم جٹ احمدی سکنہ بھینی بانگر تحصیل و ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا فقیر ولد محمدی قوم جٹ ساکن دیہ شوہر موصیہ احمدی گواہ شد:۔ سکندر علی مدرس ہائی سکول قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد بخش ولد فقیر قوم جٹ پسر موصیہ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۱۸۱۴:۔ منکہ سکینہ بیگم بنت سید غلام غوث صاحب پنشنر قوم سید پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۵/۲/۱۹۳۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جو کوئی ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری موجودہ جائیداد ۱۱۲۵/ روپے مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند شیخ الطاف حسین صاحب کے ذمہ ہے۔ اسکے علاوہ میرے دو زیور طلائی وزنی ۵ پانچ تولے یعنی گلوبند و کانٹے ہیں۔ ان سب کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور آئندہ اگر اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ العبد:۔ سکینہ بیگم ۲۶/۲/۳۱۔ گواہ شد:۔ الطاف حسین احمدی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد:۔ سید غلام غوث پنشنر قادیان

۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء تک کے لئے
خاص رعایت
بہترین مقوی گولیاں
"کنگ آف ٹانکس"
بڑھاپا۔ کمزوری۔ اعصابی و دماغی کمزوری۔ طاقت مردانہ۔ کمی خون۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کے لئے کنگ آف ٹانکس پر مسیحائی اثر رکھتی ہیں۔ ایک بار تجربہ فرمائیے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ۶ روپے۔ رعایتی چار روپے۔ علاوہ محصول ڈاک ؛
مکرم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف فرماتے ہیں :۔
میں نے کنگ آف ٹانکس گولیاں استعمال کی ہیں۔ مجھے انیمیا (کمی خون) کی وجہ سے دماغی شکایت بھی رہتی تھی۔ اس دوا کے استعمال سے دماغی شکایت رفع ہو کر حافظہ کو بھی تقویت پہونچی۔ اور خون کی کمی کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوئیں۔ میں یہ سطور شیخ احسان علی صاحب کو انکے بغیر کسی مطالبہ کے دیتا ہوں۔ تاکہ اس کی اشاعت سے اور دوست بھی فائدہ اٹھا سکیں" ؛
جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی
تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے کنگ آف ٹانکس کے اجزاء کو دیکھا ہے۔ جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس قوت اور اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے" ؛
مستورات کی بیماریوں کیلئے
"فیض عام شربت فولاد"
بہترین مقوی اور مصفی خون شربت ہے۔ جس کے استعمال سے چہرہ پر رونق اور جسم میں تروتازگی آجاتی ہے۔ کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ وزن بڑھنے لگتا ہے۔ چہرے کے داغ رنگت کا پھیکا پڑ جانا۔ حیض کی کمی یا بیشی پیڑو کی درد مرض اٹھرا کے تمام اقسام مثلاً رحم کی کمزوری حمل کا گر جانا۔ اولاد کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ دودھ کا کم یا ناقص ہونا۔ مرض ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے دورے وغیرہ کے عوارض دور کرنے کے لئے یہ شربت حیرت انگیز فائدہ بخش ثابت ہو چکا ہے ؛
قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے۔ رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے علاوہ محصول ڈاک ؛
مکرمی محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی پروپرائٹر دہلی ہاؤس قادیان
فرماتے ہیں "میں نے آپ سے پہلے بھی تین عدد بوتلیں شربت فولاد کی لیکر گھر میں استعمال کرائی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے بہت مفید معلوم ہوئی ہیں جس کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے ایک بوتل اور لئے جاتا ہوں"
مکرم جناب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے شیخ احسان علی صاحب کے تیار کردہ شربت فولاد کی چار عدد بوتلیں اپنے گھر میں استعمال کرائی ہیں۔ میں یہ لکھکر خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ مفید ثابت ہوئی ہیں ؛
مینجر صاحب صیغہ اشتہارات اخبار الفضل
مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شیخ احسان علی صاحب کی فرم فیض عام میڈیکل ہال قادیان کی دوائیوں وغیرہ کے اشتہار الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ فرم کئی سال سے احباب کی خدمت کر رہی ہے اس کی مشہورہ ادویات خالص اجزاء سے مرکب اور قابل اعتماد ہوتی ہیں۔ دوست حسب ضرورت ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؛
ملنے کا پتہ:۔ شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے جارج بارن بشپ آف لاہور کو مسٹر اے۔ سی وولنر کی جگہ پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا ہے۔

لنڈن ۹ جنوری۔ بحری کانفرنس میں جاپانی وفد نے برطانوی فرانسیسی اور اطالوی نمائندوں کی آئندہ بحری تعمیر کے متعلق تجاویز پر غور وخوض کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس طرح ایک بالکل غیر مفاہمانہ صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اب کانفرنس اس بات پر غور کرے گی۔ کہ آیا جاپانی وفد کے اس رویہ کے پیش نظر کوئی اور طریق مفاہمت نکالنا چاہیئے یا نہیں۔

بغداد ۹ جنوری۔ حکومت عراق نے بڑے بڑے شہروں میں ناخواندہ لوگوں پر لیکچروں کے ذریعہ امور بہبودی عامہ کی ضرورت واضح کرنے کے لئے ۱۵۰ ریڈیو سٹ لگائے ہیں۔

بمبئی ۱۰ جنوری۔ ہز ہائی نس آغاخاں آج بذریعہ جہاز انگلستان سے بمبئی پہنچے۔

قاہرہ ۹ جنوری۔ مصر کے فوجی افسروں نے ان رجمنٹوں کو جنہیں جنوب مغربی صحرا میں جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ۹۴۰ گیس سے بچانے والے نقاب تقسیم کئے ہیں۔

برلن ۹ جنوری۔ ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء کے اختتام پر جرمنی میں بے کاروں کی تعداد پچیس لاکھ تھی۔ جو ماہ نومبر کی نسبت بقدر پانچ لاکھ زیادہ ہے

پٹنہ ۹ جنوری۔ بہار واڑیسہ لیجسلیٹو کونسل نے آج پبلک سیفٹی امینڈمنٹ بل جس کی غرض صوبہ میں باغیانہ عنصر کو دور کرنا ہے پاس کر دیا۔

طہران ۹ جنوری۔ ایران اور عراق کے درمیان سرحد کے متعلق تنازعہ کے تصفیہ کے لئے دونوں حکومتوں نے گفت وشنید شروع کر دی ہے۔ چنانچہ طہران سے ایک وفد اس غرض کے لئے بغداد جو عراق کا دار السلطنت ہے پہنچ گیا ہے۔

بمبئی ۹ جنوری۔ واردھا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مسٹر گاندھی کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ کانگرسی حلقوں میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ بابو راجندر پرشاد واردھا روانہ ہو گئے ہیں۔

کراچی ۹ جنوری۔ شہزادہ فیض محمد کو گورنمنٹ نے ریاست خیرپور کے تخت کا وارث تسلیم کر لیا ہے۔ رسم تخت نشینی ۲۲ جنوری کو ہوگی

لاہور ۹ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ جنوری کو امرتسر میں مسجد شہید گنج کانفرنس منعقد کی جائے۔

لاہور ۹ جنوری۔ شرومنی گوردوارہ کمیٹی کی مجلس عاملہ کے رکن چنن سنگھ کی زیر قیادت سکھوں کا ساتواں جتھہ گرفتار کیا گیا۔ ملزمین کو ایک ایک دن قید محض کی سزا دی گئی۔ اس وقت تک کرپان مورچہ کے سلسلہ میں کل ۵۶ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ چونکہ دوسرے شہروں سے لاہور آنے کے لئے اکالیوں کے جتھے تیار ہو رہے ہیں۔ اس لئے انہیں روکنے کے لئے لاہور میں آنے والی تمام سڑکوں پر پہرہ لگا دیا گیا ہے

اخبار اہلحدیث ۱۰ جنوری۔ بحوالہ اخبار "ام القریٰ" مکہ لکھتا ہے۔ اس وقت تک اطراف عالم سے پانچ ہزار آٹھ سو سترہ زائرین بیت الحرام مکہ معظمہ پہنچ چکے ہیں۔

عدیس آبابا ۹ جنوری۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ مکالے کے مغرب میں ضلع تمبین کو از سرنو حبشی افواج نے فتح کر لیا ہے

لنڈن ۹ جنوری۔ میرانو (جنوبی ٹائرول) سے اطلاع ملی ہے۔ کہ پانچویں اچائن رجمنٹ کے پانچ سو فوجی سپاہیوں کو جب افریقہ جانے کا حکم ملا۔ تو انہوں نے روانہ ہونے سے انکار کر دیا۔ اور گورنمنٹ اطالیہ کے خلاف نعرے لگائے۔ اور مسولینی کی تصویریں پھاڑ دیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان سپاہیوں سے جنہوں نے کوچ کرنے سے انکار کر دیا ہے ہتھیار وغیرہ لے لئے گئے ہیں۔

لاہور ۹ جنوری۔ ماسٹر تارا سنگھ کی رہنمائی میں کل پچیس سکھوں کا جو جتھہ گرفتار ہوا تھا اسے سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ نے ایک ایک دن قید محض کی سزا دی۔

پیرس ۹ جنوری۔ فرانس میں شدید سیلاب آرہے ہیں۔ نینٹس اور اس کے نواحی علاقہ میں کئی ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ دریائے لوئر کا پانی شہر کے تجارتی اور رہائشی حلقوں میں بھی پھیل رہا ہے۔ جس سے بھاری نقصان کا اندیشہ ہے۔

لنڈن ۹ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ برطانیہ میں شدید طوفان کے باعث تیرہ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ایک جہاز کے جو آئرلینڈ سے آرہا تھا ڈوبنے سے ۱۰ اشخاص ہلاک ہوئے

ٹین سٹین ۹ جنوری۔ چین کے صوبجات ہوپئی اور چہار میں نئی قائم شدہ حکومت کے صدر کے سامنے جاپانیوں نے چھ مطالبات پیش کئے ہیں جس کے نتیجہ میں شمالی چین میں نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ ان مطالبات میں پہلا مطالبہ یہ ہے کہ حال کے واقعات کے لئے چین جاپان سے باضابطہ معافی مانگے۔ اور ان پچاس سپاہیوں کو جنہوں نے ایک شہر میں جاپانی سٹور کو لوٹا۔ اور جاپانی جھنڈے کو سرنگوں کیا گرفتار کیا جائے۔

لاہور ۹ جنوری۔ آج عدالت عالیہ لاہور میں لالہ ہرکشن لال نے اس مقدمہ کی جو ان کے خلاف دائر ہے۔ خود پیروی کرتے ہوئے بعض جملے مثلاً یہ کہ "شہادت غیر متعلق ہے مضمون غیر متعلق ہے۔ سوالات غیر متعلق ہیں" کہے۔ جنہیں مسٹر جسٹس منرو نے جو مقدمہ کی سماعت کر رہے تھے۔ مسترد کرتے ہوئے لالہ صاحب کو تنبیہ کی ہے۔ کہ وہ عقلمندی سے مقدمہ کی پیروی کریں۔ نہ کہ احمقانہ طور پر۔

امرتسر ۹ جنوری۔ پنجاب ہندو سیوک سبھا نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اس نے شنکر آچاریہ اور بھائی پرمانند کے پونا ہندو مہاسبھا کے اجلاس کے اس اعلان سے کہ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے۔ سخت حقارت کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ "اس قسم کی باتیں ہندوستان کے مفاد ملکی کے منافی ہیں۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ اس قسم کی ذہنیت کے پیش نظر ہم سوراج کی رٹ لگانا چھوڑ دیں"

جے پور (بذریعہ ڈاک) کوٹ پتلی ریاست جے پور میں جس فرقہ وارانہ تنازعہ کی وجہ سے تین سو مسلمان ریاست کے نظم ونسق کے خلاف بطور پروٹسٹ ریاست چھوڑ گئے تھے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ اس تنازعہ کا باہمی مفاہمت سے فیصلہ ہو گیا ہے۔

بمبئی ۹ جنوری۔ آج آل انڈیا اچھوت لیگ کے صدر اور سکرٹری نے ڈاکٹر امبیدکار سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد سکرٹری نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہندو مذہب کو چھوڑنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ انہیں اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ ہندو اچھوتوں کے لئے کچھ نہیں کریں گے

چمن ۹ جنوری۔ چمن میں زلزلہ کے جھٹکے جاری ہیں۔ فوج کی بارکیں خالی کر دی گئی ہیں۔ آبادی کو خطرہ سے متنبہ کر دیا گیا ہے۔ اور وہ کھلے میدانوں میں رہائش اختیار کئے ہوئے ہے۔

لنڈن ۹ جنوری۔ مسٹر ایڈریوز نے برطانوی اخبار "مانچسٹر گارڈین" میں ایک مراسلت شائع کرائی ہے۔ جس میں گورنمنٹ بنگال کے پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف الزام کے ضمن میں لکھا ہے کہ "بنگال گورنمنٹ کی معافی جرم سے بدتر ہے"

لنڈن ۹ جنوری۔ مالٹا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولیس نے ۱۴ اشخاص کے گھروں پر چھاپہ مارا۔ جن میں سے بیشتر اطالوی تھے۔ چھ اطالویوں کو کسی شبہ کی بنا پر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن ۹ جنوری۔ انگلستان کے ایک موجد مسٹر وکرز نے ہوائی جہازوں کو گولیوں سے تباہ کرنے کی ایک توپ ایجاد کی ہے جسے دنیا میں بہترین توپ تصور کیا جاتا ہے

حیدرآباد ۹ جنوری۔ حیدرآباد میں ہندوؤں کے ایک طبقہ نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر منوسمرتی میں سے اچھوتوں پر پابندیوں کے متعلق فقرات نہ نکالے گئے۔ تو وہ منوسمرتی کو جلا دیں گے۔ اور ہندو مذہب کو خیرباد کہہ دیں گے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) امام یمن نے حکومت عراق سے پندرہ فوجی افسروں کے لئے درخواست کی ہے۔ جو یمن کی افواج کو جنگ خندق کی تربیت دینگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یمن کو اندیشہ ہے کہ اٹلی یمن پر حملہ کر دیگا۔ اور یہ احتیاطی تدابیر اسی سلسلہ میں کی جا رہی ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر۔ غلام نبی